بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کسی سال کو عام الحزن فرمایا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کسی سال کو عام الحزن فرمایا؟ سیرت مصطفی کتاب جو ہمیں درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے، اس میں یہ واقعہ موجود ہے۔ براہِ کرم اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں کہ یہ واقعہ پڑھنا، سننا درست ہے یا نہیں؟

جواب

کُتبِ احادیث اور تاریخ وسِیَر کی عربی اور اُردو، دونوں طرح کی معتبر کتابوں میں یہ بات موجود ہے، کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے وفات والے سال یعنی اعلانِ نبوت کے دسویں سال کو "عام الحزن" (یعنی غم کے سال) کا نام دیا۔ لہذا یہ بات درست ہے اور اسے پڑھنا، سننا اور بیان کرنا بھی درست ہے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں: "فكانَ النَّبِي صلى الله عليه وسلم **يُسَمِّي ذَلِك الْعَام عَام الْحزن**" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس سال کو عام الحزن کے نام کے ساتھ یاد فرماتے تھے۔ (عمدۃ القاري شرح صحيح البخاري، جلد 8، صفحہ 180، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات التنقیح میں لکھتے ہیں: "ومات أبو طالب وخديجة، فحزن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، **ويسمى ذلك العام عام الحزن**" ترجمہ: ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین ہو گئے، اور اس سال کو عام الحزن کا نام دیا جانے لگا۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 9، صفحہ 346، دارالنوادر، دمشق)

فقہ السیرۃ النبویۃ مع موجز لتاریخ الخلافۃ الراشدۃ میں ہے "أما بعد وفاته، فقد سدت في وجهه تلك المجالات، فمهما حاول وجد صدا وعدوانا، وحيثما ذهب وجد السبل مغلقة في وجهه، فيعود بدعوته كما ذهب بها؛ لم يسمعها أحد ولم يؤمن بها أحد، بل الكل ما بين مستهزئ ومعتد، ومتهكم به، فيحزنه أن يعود وهو لم يأت من الوظيفة التي كلفه الله بها بنتيجة، **فمن أجله سمى ذلك العام عام الحزن**" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے چچا (ابو طالب) کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعوت کے تمام راستے بند ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں بھی کوشش کی، مخالفت اور دشمنی کا سامنا کرنا پڑا، جس طرف بھی گئے، دروازے بند ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے دعوت لے کر جاتے ویسے ہی اسے واپس لے آتے، نہ کسی نے دعوت سنی ہوتی، اور نہ کسی نے قبول کی ہوتی، بلکہ سب آپ کا مذاق اڑاتے، دشمنی کرتے، اور آپ کی توہین کرتے، یہ چیز

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ دیتی کہ آپ اللہ کی دی ہوئی ذمہ داری کے ساتھ گئے لیکن کوئی مثبت نتیجہ حاصل نہ ہوا، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سال کو "عام الحزن" کا نام دیا۔ (فقہ السیرۃ النبویۃ، صفحہ 99، مطبوعہ : دمشق)

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ میں ہے "ثم بعد ذلك بثلاثة أيام - وقيل: بخمسة - - - في رمضان بعد البعث بعشر سنين، على الصحيح - - - ماتت الصديقة الطاهرة خديجة رضي الله عنها. وكان عليه الصلاة والسلام يسمي ذلك العام عام الحزن"

ترجمہ: پھر اس کے تین دن اور ایک قول کے مطابق پانچ دن بعد رمضان کے مہینے میں نبوت کے دسویں سال صحیح قول کے مطابق، صدیقہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کا وصال ہوا، تو نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام اس سال کو عام الحزن کے نام کے ساتھ یاد فرماتے تھے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ للقسطلانی، جلد 2، صفحہ 48-49، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

عربی لغت کی معتبر کتاب "لسان العرب" میں ہے "وعام الحزن: العام الذي ماتت فيه خديجة رضي الله عنها، وأبو طالب فسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم، **عام الحزن**؛ حكى ذلك ثعلب عن ابن الأعرابي، قال: وماتا قبل الهجرة بثلاث سنين"

ترجمہ: عام الحزن: اس سال کو کہتے ہیں جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابو طالب کی وفات ہوئی۔ تو نبی پاک علیہ الصلوۃ و السلام نے اسے سال کو عام الحزن کا نام دیا۔ اس بات کو ثعلب نے ابن اعرابی سے راویت کیا۔ اور کہا کہ ان دونوں نے ہجرتِ مدینہ سے تین سال پہلے وفات پائی۔ (لسان العرب، جلد 13، صفحہ 112، دار صادر - بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4609

تاریخ اجراء: 16 رجب المرجب 1447ھ/06 جنوری 2026ء